

اسلامی بنکاری کا بڑھتا ہوا عالمی رجحان

امجد عباسی

عالمی معاشی بحران سے جہاں بڑے پیمانے پر بے روزگاری بڑھی ہے، بڑے بڑے مالیاتی ادارے دیوالیہ ہو رہے ہیں اور عالمی معیشت ہل کر رہ گئی ہے وہاں سرمایہ دارانہ نظام کا مستقبل بھی خندوش نظر آ رہا ہے۔ ماہرین معیشت کا دعویٰ ہے کہ وہ معیشت کو اس بحران سے نکالنے میں کامیاب ہو جائیں گے اور شاید یہ بحران چند برسوں پر محیط رہے۔ لیکن بہت سے لوگوں کا یہ بھی خیال ہے کہ یہ بحران سرمایہ دارانہ نظام کے حتمی انتشار کی ابتدا ہے۔ اس لیے عالمی سطح پر بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے۔ نتیجتاً ایک منصفانہ اور مستحکم متبادل معاشی نظام کی ضرورت اور مطالبہ زور پکڑتا جا رہا ہے۔ چنانچہ متبادل نظام کی تلاش جاری ہے اور مختلف حل بھی پیش کیے جا رہے ہیں۔

ایک حل سوشلزم کے تحت اداروں کو قومیا نے اور غریب طبقے کے مفادات کے تحفظ کو یقینی بنانے کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے جو کہ ماضی میں آزمایا جا چکا ہے اور سودی معیشت سے پیدا شدہ مسائل، ارتکازِ دولت اور امیر و غریب کے فرق جیسے مسائل کا کوئی پایدار حل نہیں۔ حالات کے ہاتھوں مجبور ہو کر اور محفوظ بنکاری کے طور پر بھی اسلامی بنکاری کی طرف رجحان بڑھ رہا ہے۔ مسلمانوں کے ساتھ ساتھ غیر مسلم بھی بڑی تعداد میں اس طرف رجوع کر رہے ہیں۔ امریکا جسے معاشی بحران کا سب سے زیادہ سامنا ہے، وہاں بھی اسلامی بنکاری فروغ پا رہی ہے اور اسلامی بینک کھل رہے ہیں۔ اسلامی بنکاری سرمایہ دارانہ نظام کے نقائص، مثلاً سود، سٹے کا کاروبار، قرض کی معیشت اور زر پرستی وغیرہ جو معیشت کو سکینڈ دیتے ہیں، دولت کو مرکز کر دیتے ہیں اور بالآخر معاشی بحران کا سبب بنتے ہیں، سے پاک ہے اور موجودہ معاشی بحران کی زد سے بھی بڑی حد تک محفوظ

رہی ہے۔ گویا سرمایہ پرستی کا سفینہ ڈوبنے کو ہے اور انسانیت اپنی اصل کی طرف لوٹنے پر مجبور ہے! علامہ یوسف قرضاوی کے بقول: سرمایہ داری نظام کا انہدام اس بات کا ثبوت ہے کہ اسلام کا معاشی فلسفہ فروغ پا رہا ہے۔ (دوحا کانفرنس، ۲۰۰۸ء)

● عالمی معاشی بحران کا سبب: معروف ماہر معیشت ڈاکٹر نجات اللہ صدیقی کے تجزیے کے مطابق موجودہ عالمی بحران کی بنیادی وجوہات بلا قید سودی قرض پر مبنی سرمایہ کاری (debt-financing)، سٹہ، جوا اور خود غرضی اور مفاد پرستی ہے۔ اس کے علاوہ معاشی سرگرمیوں کا کسی قسم کی اخلاقی قیود اور پابندیوں سے مستثنیٰ ہونا ہے، جیسا کہ جوا اور سٹہ بازی وغیرہ۔ اس کے تدارک کے ضمن میں انھوں نے کہا: معاشی سرگرمیوں سے سود اور جوئے کے عنصر کو ختم کر دیں، اور مارکیٹ کو اخلاقی ضوابط کا پابند بنادیں تو معاشی بحران پر بڑی حد تک قابو پایا جاسکتا ہے۔

معاشی بحران کے ایک اور سبب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ سرمایہ داری نظام نے انوشمنٹ اور متوقع آمدنی (expected income) کے تصور کو فروغ دیا جس سے سٹے بازی کو فروغ ملا۔ نتیجتاً حقیقی سرمایہ کاری نہ ہونے کی وجہ سے معیشت بیٹھ گئی۔ اس بحران کا ایک اور بڑا سبب کریڈٹ کارڈ کلچر کا فروغ بھی ہے جو کہ سودی معیشت کا تسلسل ہے اور بالآخر کریڈٹ default کا سبب بنا۔ (ریڈینس ویوز ویکیلی، نئی دہلی، بھارت، ۳۱ جنوری ۲۰۰۹ء)

اسلام ان مسائل کا حل اس طرح پیش کرتا ہے کہ پہلے ہی قدم پر سود اور سودی قرض پر مبنی سرمایہ کاری کو حرام قرار دیتا ہے۔ سودی قرض ایسی ظالمانہ سرمایہ کاری ہے کہ سرمایہ دار کو اس سے کوئی غرض نہیں ہوتی کہ مقروض قرض کیسے اتارے گا۔ اسے صرف اپنے سرمایے سے غرض ہوتی ہے۔ اس کے مقابلے میں اسلام نفع و نقصان کی بنیاد پر شراکت کو جائز قرار دیتا ہے اور استحصال کو ختم کرتا ہے۔ اس وقت اسلامی بنکاری میں مراجمہ، اجارہ اور مکافل اسکیموں کے تحت سرمایہ کاری کی جارہی ہے۔ ان میں اسلامک mortgage (رہن رکھنا)، اسلامک کارفنانس، اسلامک کریڈٹ کارڈ، اسلامک انشورنس وغیرہ شامل ہیں۔ یہ دنیا بھر میں سرمایہ کاری تیزی سے فروغ پا رہی ہے۔

دوسرے یہ کہ اسلام جوئے اور سٹے کو حرام قرار دیتا ہے، اور سرمایہ کاری ذاتی ملکیت اور حقیقی بنیادوں پر کرتا ہے۔ متوقع آمدنی کی سرمایہ کاری پر جوا اور سٹہ ہونے کی وجہ سے پابندی عائد

کردیتا ہے۔ تیسرے یہ کہ خود غرضی اور مفاد پرستی کے بجائے اجتماعی مفاد کو پیش نظر رکھتا ہے۔ اس کے نتیجے میں قرض پر مبنی سرمایہ کاری کا بڑی حد تک خاتمہ ہو جاتا ہے، جو کہ سرمایہ داری نظام کا خاصا ہے، اور متوقع آمدنی کی بنا پر معیشت کو درپیش خطرات میں بھی کمی واقع ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ اسلام، زکوٰۃ و عشر کا نفاذ، وراثت کی تقسیم، دولت کے حصول میں جائز و ناجائز کی تمیز اور مال میں مستحق اور غریب افراد کے حقوق کا تعین کر کے دولت کی منصفانہ تقسیم کی بنیاد پر ایک فلاحی معاشرے کی تشکیل کرتا ہے۔

معاشیات کی رو سے مارکیٹ کسی اخلاقی ضابطے یا جائز و ناجائز کی تمیز کی پابند نہیں ہوتی۔ نیوٹرل مارکیٹ کا تصور پیش کیا جاتا ہے۔ موجودہ معاشی بحران کے نتیجے میں اس تصور پر نظر ثانی کی ضرورت کو بھی محسوس کیا جا رہا ہے کہ مارکیٹ کو جوئے اور شے بازی وغیرہ سے روکنے کے لیے ضوابط کا پابند ہونا چاہیے۔ یہ اسلامی معیشت کا ہی تصور ہے جو جوئے اور شے کو حرام قرار دیتا ہے اور اس سے آگے بڑھ کر اجتماعی مفاد کے پیش نظر دولت کے حصول میں جائز و ناجائز کی تمیز کی بنا پر پابندیاں عائد کرتا ہے، جیسا کہ شراب، جوئے، سود، رشوت وغیرہ کو حرام قرار دیا گیا ہے۔ اس طرح سے اس بحران کے نتیجے میں اسلام کے مارکیٹ کے اصول و ضوابط کے نفاذ کی طرف بھی پیش رفت ہوئی ہے۔

● اسلامی بنکاری کا رجحان: ایک اندازے کے مطابق اسلامک فنانس، عالمی سرمایہ کاری کا اگرچہ ایک فی صد (ایک ٹریلین ڈالر) ہے لیکن سالانہ ۱۵ سے ۲۰ فی صد بڑھوتری کی شرح کے لحاظ سے تقریباً ۵۰۰ ارب ڈالر سالانہ سرمایہ کاری متوقع ہے۔ موجودہ عالمی بحران سے اس کی شرح میں مزید تیزی آئی ہے۔ مڈل ایسٹ اکانومک ڈائجسٹ کے مطابق ۲۰۱۲ء تک خلیج میں ہونے والی کاروباری ڈیل کا تقریباً ایک تہائی اسلامی بنکاری پر مبنی ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا کے ۷۵ ممالک میں کام کرنے والے ۳۰۰ اسلامی بینکوں کا مقابلہ کرنے اور اسلامی بنکاری کی مارکیٹ میں داخل ہونے کے لیے عالمی شہرت کے بینک، مثلاً Deutsche Bank، HSBC اور شی بینک بڑے پیمانے پر سرمایہ کاری کر رہے ہیں اور اسلامی بنکاری کے لیے کھڑکیاں کھول رہے ہیں۔ برطانیہ میں اسلامک مارٹ گینج مارکیٹ میں سرمایہ کاری ۹۰۰ ملین ڈالر سے بڑھ چکی ہے۔ HSBC کے مطابق گلوبل اسلامک انشورنس مارکیٹ ۲۵ فی صد سالانہ شرح سے بڑھ رہی ہے اور اس میں

سرمایہ کاری ۲۰۱۰ء تک ۱۴ بلین ڈالر تک پہنچ جائے گی۔ HSBC نے ملائیشیا میں اسلامک مارٹ گینج کا آغاز کیا تو پہلے ہی سال سرمایہ کاری کرنے والوں کی نصف تعداد غیر مسلموں پر مشتمل تھی۔

سنگاپور نے اسلامی فنانس کی اہمیت کے پیش نظر اس کے فروغ کے لیے بہت سے اقدامات کیے ہیں تاکہ وہ مستقبل میں اسلامک فنانس کا سنٹر بن سکے۔ مانیری اتھارٹی سنگاپور (MAS) پہلا مرکزی بینک ہے جس نے غیر مسلم اکثریتی ملک ہونے کے باوجود اسلامک بانڈ جاری کیا ہے جسے Sukuk (سکوک) کہا جاتا ہے۔ ایم اے ایس کے فینجنگ ڈائرکٹر کے بقول: یہ بانڈ بڑی تیزی سے مقبول ہو رہے ہیں اور یہ سنگاپور حکومت کا اسلامی بنکاری میں دل چسپی کا ٹھوس ثبوت ہے۔ اسلامی بنکاری پر ۲۰۰۷ء سے کام ہو رہا ہے۔ یہ سینڈرز چارٹرڈ بینک، اسلامک بینک آف ایشیا، ڈی بی ایس بینک سنگاپور کے مشترکہ تعاون سے جاری ہے۔ عبداللہ حسن سیف، چیئرمین اسلامک بینک آف ملائیشیا نے کہا کہ یہ جہاں سنگاپور کے لیے ایک نمایاں اسلامک فنانس سنٹر بننے کا سبب ہوگا وہاں دوسرے ممالک اور اداروں کے لیے بھی ایک اچھا کیس اسٹڈی ثابت ہوگا اور اسلامی بنکاری کو فروغ ملے گا (Finance The Islamic Way at Small US Bank، حج اینڈ عمرہ، سعودی عرب، اپریل ۲۰۰۹ء، ص ۲۵)۔ توقع ہے کہ سکوک کریڈٹ کارڈ میں سرمایہ کاری اگلے چند برسوں میں ۱۰۰ بلین ڈالر سے بھی تجاوز کر جائے گی۔

فرانس میں بھی اسلامک بنکاری فروغ پا رہی ہے۔ اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ گذشتہ برس فرنچ سینیٹ نے ایک نشست کا اہتمام کیا جس میں سیاست دانوں، بنکاریوں اور شریعہ اسکالروں نے بھی شرکت کی۔ اس اجلاس میں اس بات پر غور کیا گیا کہ اسلامک فنانس کے فروغ اور عوام میں آگہی کے لیے حکومتی سطح پر کیا کیا جاسکتا ہے، نیز ٹیکس قوانین میں تبدیلی کے لیے کیا قانون سازی کی جائے۔

امریکا میں بھی اسلامی بنکاری کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ یونی ورسی اسلامک فنانشل کارپوریشن کے تحت مشی گن میں پہلا اسلامی بینک، 'یونی ورسی اسلامک بینک' کے نام سے کھولا گیا ہے جسے حکومت کی تائید بھی حاصل ہے۔ یہ بلاسود بنکاری کر رہا ہے اور دن بدن مقبول ہو رہا ہے۔ کارپوریشن کے ڈائریکٹر جان سکھر کا کہنا ہے کہ آج ہم جس معاشی بحران سے دوچار ہیں، اگر ہم

نے اسلامی بنکاری کو بنیاد بنایا ہوتا تو ہمیں اس کا سامنا نہ کرنا پڑتا۔ یہ بنک شراکت کی بنیاد پر دو طرح سے سرمایہ کاری کرتا ہے۔ ایک مارک آپ انسٹنٹ سیل، اور دوسرے lease to purchase سیل۔ یونی ورسیٹی بینک کے صدر Stephen Razini نے کہا ہے کہ بہت سے بینک اور مارٹ گینچ کمپنیاں ہمارے ساتھ شراکت میں دل چسپی لے رہی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بینک نے گھر کے لیے قرض اور کریڈٹ کمپنیوں کو ملک گیر سطح پر اپنی خدمات پیش کرنے کا فیصلہ کیا ہے (ایضاً، ص ۲۴)۔ اس سے بھی امریکا میں اسلامی بنکاری کے رجحان کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

● شریعہ فنانس کورسز کا اجرا: جیسے جیسے اس عالمی رجحان میں اضافہ ہو رہا ہے، دیے دیے شریعہ اسکالروں کی کمی بھی محسوس کی جا رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شریعہ اسکالروں کی اس بڑھتی ہوئی اس ضرورت کے پیش نظر شریعہ فنانس کورسز کا اجرا کیا جا رہا ہے۔ ملائیشیا نے جو شریعہ فنانس کے حوالے سے عالمی سطح پر شہرت رکھتا ہے، ملائیشیا سنٹرل بینک اور سعودی عرب کے اسلامک ڈویلپمنٹ بینک کے تعاون سے شریعہ اسکالروں کی تیاری کے لیے ۵۳ ملین ڈالر کے وظائف مختص کیے ہیں۔ مختلف دینی مدارس کے تحت بھی شریعہ فنانس کورسز کا رجحان سامنے آیا ہے۔ مغرب میں بھی اس کا رواج عام ہو رہا ہے۔

برطانیہ کو شریعہ فنانس کورسز کے اجرا کے حوالے سے شہرت حاصل ہو رہی ہے۔ فنانشل ٹائمز کی ایک رپورٹ کے مطابق یونی ورسیٹی آف ریڈنگ، جنوبی لندن اسلامک فنانس کورسز کے لیے ایک سنٹر قائم کر رہی ہے۔ گزشتہ برس یونی ورسیٹی نے انوسٹمنٹ، بکنگ اینڈ اسلامک فنانس کی ماسٹر ڈگری کا اجرا کیا تھا۔ بن گور یونی ورسیٹی، ویلزنے حال ہی میں اس حوالے سے ماسٹر ڈگری کورس کی ابتدا کی ہے۔ فرانس کی رابرٹ شومان یونی ورسیٹی، ستراس برگ نے بھی اسی طرح کے کورس کا آغاز کیا ہے۔ اسی یونی ورسیٹی کے بزنس لاسنٹر کے سربراہ مائیکل شارک نے کہا ہے کہ امریکا میں عالمی بحران سے جو کچھ ہوا ہے، اس سے اسلامک فنانس میں لوگوں کی مزید دل چسپی بڑھے گی کیونکہ یہ محفوظ سمجھا جاتا ہے۔ (فارن پالیسی، Carla Power، جنوری فروری ۲۰۰۹ء)

اسلامی بنکاری ابھی تشکیلی مراحل میں ہے، لہذا علمی اختلاف، عملی مشکلات اور اصولی ہدف کے حصول میں مسائل کا سامنا فطری امر ہے جنہیں علمی انداز اور اعتدال پسندی کے ساتھ بتدریج

حل کیا جاسکتا ہے۔ اس عالمی رجحان کا تقاضا ہے کہ اسلام کے معاشی تصورات کو جدید تقاضوں کے پیش نظر مرتب کیا جائے، فنی مہارت اور شریعت فنانس کے ماہرین کی بڑے پیمانے پر تیاری کا اہتمام ہو۔ اسلامی بنکاری کے حوالے سے جو فکری اختلاف پایا جاتا ہے اور عملاً جو دشواریاں پیش آرہی ہیں ان کا علمی سطح پر بے لاگ جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ اس کے لیے سیکیٹاریوں اور کانفرنسوں کا انعقاد ہونا چاہیے تاکہ کسی مشترکہ حکمت عملی کو آگے بڑھایا جاسکے۔ اس کے ساتھ ساتھ اسلامی نظام کے نفاذ کے لیے بھی بھرپور جدوجہد کی ضرورت ہے، اس لیے کہ اس بنکاری کے ثمرات و برکات سے صحیح معنوں میں استفادہ ایک اسلامی اور فلاحی معاشرے میں ممکن ہے۔

اس سلسلے میں ایک اہم قابل غور پہلو یہ ہے اسلامی بنکاری صرف ان سرگرمیوں تک اپنی مساعی کو محدود نہ رکھے جو شریعت کے مطابق ہیں بلکہ شریعت پر مبنی بنکاری کی طرف جرأت مندانہ پیش رفت کرے تاکہ حصص کی بنیاد پر (equity based) معیشت وجود میں آسکے جو ایک طرف ترقی اور افزائش دولت کا ذریعہ بنے گی تو دوسری طرف انصاف اور دولت کی منصفانہ تقسیم کی طرف معاشرے کو لے جاسکے گی۔

ایک زمانہ تھا جب سود کے بغیر معیشت کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا تھا۔ ایسے میں مولانا مودودیؒ نے اپنی معرکہ آرا کتاب سود (۱۹۳۶ء) میں پہلی بار سرمایہ داری اور سودی معیشت کا بھرپور انداز میں محاکمہ کیا اور سود سے پاک معیشت اور اسلامی بنکاری کا تصور پیش کیا، اور اس شبہ کو دور کیا کہ سود کا انسداد قابل عمل نہیں ہے۔ آج اسلامی بنکاری ایک حقیقت ہے۔ عالمی معاشی بحران نے سرمایہ داری اور سودی معیشت پر کاری ضرب لگائی ہے اور متبادل نظام معیشت کے لیے اسلام اور اسلامی بنکاری پر اعتماد کیا جا رہا ہے۔ سود جو کہ سرمایہ داری کی روح اور جان ہے، اس کا خاتمہ دراصل سرمایہ داری کا خاتمہ ہے۔ بلاشبہ آج سرمایہ داری نظام واشگفتن میں لرزہ بر اندام ہے اور سودی معیشت اپنے منطقی انجام سے دوچار ہونے کے قریب ہے۔ دنیا نے جس عالمی نظام کی طرف پیش رفت کی ہے، اس کے نتیجے میں اسلام کے منصفانہ عالمی نظام کے لیے راہ ہموار ہوئی ہے، اور عالمی اسلامی بنکاری کا فروغ اس کا کھلا ثبوت ہے۔ وہ وقت دور نہیں جب دنیا کا مستقبل اسلام اور سود سے پاک، منصفانہ اور مستحکم معاشی نظام ہوگا۔